بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت ﷺ کے چچا، عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30؍ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ذکر کے اختتام پر مَیں نے بتایا تھا کہ بدری صحابہ کا ذکر اب ختم ہوا۔ لیکن بعض صحابہ جن کا پہلے ذکر ہوا تھا ان کے متعلق بعض باتیں بعد میں سامنے آئی ہیں، کسی موقعے پر وہ بیان کروں گا یا جب ان کی اشاعت ہوگی تو اس میں یہ باتیں آجائیں گی۔ بعض لوگ لکھ رہے ہیں کہ ہمیں اس تاریخ کو سن کر بہت فائدہ ہوا ہے، اس لیے مَیں نے مناسب سمجھا کہ یہ حصّہ بھی خطبات میں بیان ہو جائے۔

اس ضمن میں پہلا ذکر حضرت حمزہؓ کا ہے۔ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے اور آپؐ کو بہت پیارے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حمزہ نام بہت پسند تھا۔

حضورِ انور نے حضرت حمزہؓ کی ازواج اور ان سے ہونے والی اولاد کے مختصر تذکرہ بعد فرمایا حضرت حمزہؓ کے قبولِ اسلام کے متعلق روایت میں ہے کہ جب آپؓ نے غصّے کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ ہاں! مَیں محمد کے دین پر ہوں تو آپؓ کہتے ہیں کہ بعد میں مجھے ندامت ہوئی کہ مَیں نے اپنے اجداد کے دین کو خیر باد کہہ دیا ہے۔ مَیں رات بھر سو نہ پایا۔ پھر مَیں خانہ کعبہ کے پاس آیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کی کہ اے اللہ! میرے سینے کو حق کے لیے کھول دے اور شکوک و شبہات کو دُور کر دے۔ مَیں نے ابھی دعا ختم بھی نہ کی تھی کہ باطل مجھ سے دُور ہو گیا۔ اس کے بعد مَیں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تمام حالت بیان کی اس پر حضور ﷺ نے میرے حق میں ثباتِ قدم کی دعا کی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت حمزہؓ نے حضور ﷺ سے عرض کی کہ مجھے حضرت جبرئیلؑ ان کی حقیقی شکل میں دکھائیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کہ تم انہیں دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ ان کے اصرار پر آپؐ نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ۔ راوی

کہتے ہیں کہ پھر حضرت جبرئیلؑ خانہ کعبہ کی اُس لکڑی پر اتر آئے جس پر مشرکین طواف کے وقت اپنے کپڑے ڈالا کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اپنی نگاہ اٹھاؤ۔ جب انہوں نے نگاہ اٹھائی تو دیکھا کہ جبرئیلؑ کے دونوں پاؤں ایک قیمتی سبز پتھر زبرجد کی مانند ہیں پھر حضرت حمزہؓ غشی کی حالت میں گر پڑے۔

صفر ۲/ہجری میں آنحضور ﷺ غزوہ ودّان کے لیے مہاجرین کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے تو اسلام کا پرچم حضرت حمزہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ جمادی الاولیٰ ۲/ہجری میں پھر آنحضور ﷺ قریشِ مکّہ کی طرف سے کوئی خبر پاکر مہاجرین کے ڈیڑھ سَو سے دوسَو کے قریب افراد کے ہمراہ غزوے کے لیے نکلے تو ایک بار پھر عَلَمِ اسلام حضرت حمزہؓ کے ہاتھ میں تھا۔ جنگِ بدر میں مبارزت طلبی کے وقت قریش کے لشکر سے عتبہ اپنے بھائی شیبہ اور بیٹے ولید کو ساتھ لے کر لشکر سے آگے بڑھا اور عرب کے قدیم دستور کے مطابق انفرادی لڑائی کے لیے مبارز طلبی کی۔ انصار ان کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے تو آنحضور ﷺ نے انہیں منع کرتے ہوئے حضرت علیؓ، حضرت حمزہؓ اور حضرت عبیدہ بن مطلبؓ کو آگے بڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ تینوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی رشتے دار تھے اور آپؐ یہی چاہتے تھے کہ ہر خطرے کے وقت آپؐ کے رشتے دار سب سے آگے بڑھیں۔ عبیدہ بن مطلب ولید کے بالمقابل، جبکہ حمزہ عتبہ اور علی شیبہ کے مقابلے کے لیے آگے بڑھے۔ حمزہؓ اور علیؓ نے تو اپنے اپنے مدِ مقابل کو ایک دو واروں میں ہی خاک میں ملا دیا۔ تاہم عبیدہ اور ولید میں چند اچھی ضربیں پڑیں اور بالآخر دونوں ایک دوسرے کے ہاتھوں کاری زخم کھا کر گرے جس پر علیؓ اور حمزہؓ نے ولید کا تو فوری خاتمہ کر دیا اور عبیدہ کو اٹھا کر اپنے کیمپ میں لے آئے مگر عبیدہ اس صدمے سے جانبر نہ ہو سکے اور بدر سے واپسی پر راستے میں انتقال کر گئے۔

شراب کی حرمت سے قبل حضرت حمزہؓ نے حضرت علیؓ کی اونٹنیوں کو نشے کی حالت میں انتہائی بے رحمی سے مار دیا۔ جب حضرت علیؓ کو یہ معلوم ہوا تو آپؓ کو بہت دکھ ہوا اور آپؓ آنحضرت ﷺ خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ آنحضور ﷺ یہ سب تفصیل سن کر موقعے پر تشریف لائے اور خفگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت حمزہؓ اس وقت بھی نشّے کی حالت میں تھے چنانچہ ان سب کو دیکھ کر کہنے لگے کہ تم سب میرے باپ دادا کے غلام ہو۔ آنحضور ﷺ الٹے قدم واپس لوٹ آئے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ جب شراب کی حرمت قائم ہو گئی تو پھر صحابہؓ شراب کے قریب بھی نہ گئے، یہ معیار تھا ان صحابہ کا۔

غزوۂ بنو قینقاع میں بھی حضرت حمزہؓ پیش پیش تھے اور اس غزوے میں بھی عَلَمِ اسلام حضرت حمزہؓ کے ہاتھوں میں تھا۔ بنو قینقاع مدینے کے یہود میں سے وہ قبیلہ تھا کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ ہونے والا معاہدہ سب سے پہلے توڑا۔ جنگِ بدر کے بعد تو انہوں نے بہت سر کشی شروع کر دی اور بغض وحسد کا اظہار کرتے ہوئے معاہدے کو توڑ دیا۔ ایک مسلمان خاتون بازار میں کسی یہودی کی دکان پر خریداری کے لیے گئی تو بعض اوباش یہودی نوجوانوں نے اسے نہایت اوباشانہ طریق پر چھیڑا۔ خود دکان دار نے یہ شرارت کی کہ اس خاتون کے تہ بند کے نچلے کونے کو اُس سے نظر بچا کر کسی کانٹے وغیرہ سے اس کی پیٹھ کے کپڑے سے ٹانک دیا۔ چنانچہ وہ عورت لوٹنے لگی تو بے لباس ہوگئی۔ اس پر وہ یہودی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے۔ مسلمان خاتون نے شرم کے مارے ایک چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے ایک مسلمان وہاں موجود تھا۔ وہ فوراً وہاں پہنچا اور باہم لڑائی میں یہودی دکان دار مارا گیا۔ اِس پر اُس مسلمان پر چاروں طرف سے تلواریں برس پڑیں اور وہ غیّور مسلمان وہیں ڈھیر ہوگیا۔ اس واقعے سے مسلمانوں اور یہود میں ایک بلوے کی صورت پیدا ہوگئی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے رؤسائے بنو قینقاع کو بلایا اور ان سے کہا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ تم باز آجاؤ اور خدا سے ڈرو۔ اس پر بجائے اس کے کہ رؤسائے بنو قینقاع افسوس کا اظہار کرتے انہوں نے نہایت متمردانہ جوابات دیے اور کہا کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو۔ جب ہم سے مقابلہ ہوگا تو پتا چل جائے گا کہ لڑنے والے کیسے ہوتے ہیں۔ناچار آپؐ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ بنو قینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہوئے۔ بنو قینقاع بھی فوراً جنگ پر آمادہ ہوگئے، اور قلعہ بند ہو کر بیٹھ گئے۔ مسلمانوں نے بنو قینقاع کے قلعوں کا محاصرہ کرلیا۔ پندرہ دن تک محاصرہ قائم رہا۔ بالآخر جب بنو قینقاع کا سارا زور اور غرور ٹوٹ گیا تو انہوں نے اس شرط پر قلعوں کے دروازے کھول دیے کہ ان کے اموال مسلمانوں کے ہوجائیں گے لیکن ان کی جانیں اور اہل و عیال پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شرط کو قبول فرمایا۔ موسوی شریعت کی رُو سے تو یہ سب واجب القتل تھے لیکن ایک تو یہ اس قوم کا پہلا جرم تھا اور دوسرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحیم و کریم طبیعت انتہائی سزا کی طرف جو ایک آخری علاج ہوتا ہے ابتدائی قدم پر مائل نہ ہو سکتی تھی۔ تاہم اس قبیلے کا مدینے میں ٹھہرنا مارِ آستین سے کم نہ تھا چنانچہ آپؐ نے بنو قینقاع کے لیے یہی فیصلہ فرمایا کہ وہ مدینے سے چلے جائیں۔ یہ ان کے جرم کے مقابلے میں ایک بہت نرم فیصلہ تھا جس میں خود حفاظتی کا پہلو بھی پیشِ نظر تھا۔ بنو قینقاع بڑے اطمینان کے ساتھ شام کی جانب چلے گئے۔

حضرت حمزہؓ احد میں شہید ہوئے تھے۔ اس کی خبر آنحضرت ﷺ کو پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے بذریعہ رؤیا دے دی تھی۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپؐ ایک مینڈھے کا پیچھا کر رہے ہیں اور

اسے قتل کرتے ہیں، اسی طرح دیکھا کہ آپؐ کی تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے۔ اس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعبیر کی کہ مینڈھے کو قتل کرنے سے مراد یہ ہے کہ مَیں دشمن کے سپہ سالار کو ہلاک کروں گا جبکہ تلوار کا کنارہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جنگ میں میرے خاندان کا کوئی بہت قریبی شخص شہید ہو گا۔ پس اس جنگ میں حضرت حمزہؓ کو شہید کر دیا گیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے طلحہ کو جو مشرکین کا عَلَم بردار تھا قتل کر دیا۔

حضرت حمزہؓ کا شہادت کے بعد مثلہ بھی کیا گیا تھا۔ آپؓ کی شکل بگاڑی گئی، ناک کان کاٹے گئے، پیٹ چاک کیا گیا۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کی یہ حالت دیکھی تو آپؐ کو شدید رنج ہوا۔ ایک روایت کے مطابق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں قریش کے تیس جبکہ ایک اور روایت کے مطابق آپؐ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ان کے ستّر آدمیوں کا مثلہ کروں گا۔ جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ بہتر ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کریں گے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دیا۔

حضورِ انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے حوالے سے حضرت حمزہ کے نوحہ کیا جانے اور اس سے منع فرمانے کا واقعہ بیان کیا۔ انصار خواتین جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت حمزہ کا نوحہ کرتی ہوئی آئیں تو آپؐ نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ساتھ ہی نوحہ کرنے سے منع فرما دیا۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ پرسوں نیا سال بھی انشاء اللہ شروع ہو رہا ہے۔ دعائیں کریں اللہ تعالیٰ نئے سال میں برکات لے کر ان کی برکات سے ہمیں نوازے۔ جماعت کے لئے بھی ہر لحاظ سے یہ بابرکت ہو۔ دشمن کے تمام منصوبوں کو اللہ تعالیٰ خاک میں ملا دے اور دنیا میں پھیلی ہوئی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر اپنے مقصد پیدائش کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اسی طرح دنیا عمومی طور پر دعا کریں دنیا کے لئے جنگوں سے اللہ تعالیٰ ان کو بچائے۔ حالات خطرناک سے خطرناک ہوتے جا رہے ہیں اور تباہی منہ کھولے کھڑی ہے۔ کچھ پتہ نہیں ہر ایک اپنے مفادات چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی رحم فرمائے اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے بھی بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال میں ہر قسم کے ظلم اور تعدی سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔